سوال

(1033)جمعہ وعید کے بعد جماعتِ ثانیہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جمعہ کی جماعت نکل جائے تو بعد میں آنے والے ''جماعتِ ثانیہ'' نہیں کرواسکتے، ظہر پڑھتے ہیں تو کیا عید گاہ میں جانے پر پتہ چلے کہ نماز عید ہوچکی ہے تو اگر زیادہ آدمی جماعت سے رہ گئے ہوں وہ تمام اپنی اپنی نماز پڑھیں، دوبارہ جماعت نہیں کرواسکتے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بوقتِ ضرورت جماعت ثانیہ کا جواز ہے۔ حدیث المتصدق اس امر کی واضح دلیل ہے اور صحیح بخاری کے باب ''فَضلُ صَلَاةِ الجَمَاعَةِ'' میں ہے :

''وَجَاءَ اَنَسٌ اِلٰی مَسجِدٍ قَد صُلِّیَ فِیهِ فَاَذَّنَ وَاَقَامَ وَصَلّٰی جَمَاعَةً'' (صحیح البخاری، بابُ فَضلِ صَلَاةِ الجَمَاعَةِ وَکَانَ الاَسوَدُ...الخ، قبل رقم :٦٤٥)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک مسجد میں آئے وہاں جماعت ہوچکی تھی انھوں نے اذان اور اقامت کہہ کر باجماعت نماز پڑھی۔''

امام عید سے فوت شدہ نماز عید باجماعت پڑھی جا سکتی ہے۔ البتہ سلف میں سے بعض اس بات کے قائل ہیں کہ دو رکعتوں کے بجائے بایں صورت چار رکعتیں پڑھی جائیں۔ دیگر نے کہا ہے کہ باجماعت دو رکعتیں اور اکیلا پڑھے تو چار۔ (فتح الباري :٢/٤٧٥)

لیکن ظاہر یہ ہے کہ صرف دو رکعتوں پر اکتفاء کی جائے۔ عید کو جمعہ پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے کہ جمعہ کا بدل ظہر ہے جب کہ عید کا کوئی بدل نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ:825